18 جنوری 2016ء

مالی سال16ء کی پہلی سہ ماہی میں معاشی سرگرمیوں کی رفتار بڑھ گئی جسے برقرار رکھنے کی ضرورت ہے، اسٹیٹ بینک کی سہ ماہی رپورٹ

بینک دولت پاکستان نے مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ بعنوان ’پاکستانی معیشت کی کیفیت‘ آج پارلیمنٹ میں پیش کردی۔ رپورٹ کے مطابق سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران اہم معاشی اظہاریوں میں قابل ذکر بہتری آئی تاہم اس کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے بہت کچھ کرنا ضروری ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ معاشی ماحول میں نمایاں بہتری کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مالی سال 15ء میں زری پالیسی میں نرمی کا آغاز کیا جو مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی جاری رہی۔ اس پالیسی کو مالی سال 16ء میں نمو کو بڑھانے والے بجٹ سے تقویت ملی۔ علاوہ ازیں امن وامان کے حالات میں واضح بہتری، توانائی کے قدرے بہتر انتظام اور اجناس کی مسلسل کم عالمی قیمتوں نے معیشت کو اس قابل بنادیا ہے کہ وہ مستقبل میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق اس بہتری کا اظہار پہلی سہ ماہی میں اہم معاشی اظہاریوں میں تبدیلی سے بھی ہوتا ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں تیزی نظر آرہی ہے جس کی بڑی وجہ صنعتی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہے۔ مزید یہ کہ جاری کھاتے کا خسارہ کم ہوا اور وہ ترسیلاتِ زر کی زیادہ مقدار کی وجہ سے بآسانی پورا ہوگیا، ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے جو سات ماہ کے درآمدی بل کو پورا کرنے کے لیے کافی تھے، مالیاتی خسارہ کم ہوا اور ساتھ ہی اسٹیٹ بینک سے اس کی مالکاری میں بھی کمی آئی، اور مہنگائی کا رخ نیچے کی سمت رہا۔

رپورٹ میں اسٹیٹ بینک کا کہنا ہے کہ معیشت میں اس پیش رفت کا خیرمقدم کیا جانا چاہیے تاہم اس کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے بہت کچھ کرنا ضروری ہے۔ جو نکات باعثِ تشویش ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

* اگرچہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کا بجٹ خسارہ گذشتہ برس کی اسی مدت سے کم تھا تاہم ٹیکس مطلوبہ شرح سے نہیں بڑھ سکے۔ مالیاتی خسارے کو ہدف کے اندر رکھنے کے لیے بشرطیکہ ترقیاتی اخراجات پر سمجھوتہ نہ کیا جائے، ٹیکس کے سلسلے میں کوششیں کئی گنا بڑھانی ہوں گی خصوصاً ٹیکسوں کی بنیاد میں توسیع اور موثر نفاذ کے ذریعے۔ یہاں یہ ذکر مناسب ہوگا کہ حالیہ ٹیکس اقدامات کی بنا پر ایف بی آر کے ٹیکسوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 16ء کے دوران 16.8 فیصد سال بسال نمایاں نمو ہوئی ہے۔
* خسارے میں چلنے والی پبلک سیکٹر انٹرپرائزز محدود مالیاتی وسائل پر بوجھ ہیں۔ ان پی ایس ایز کی نجکاری کا عمل اب تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ خدمات کا معیار بہتر بنانے اور سرکاری خزانے کے نقصانات میں کمی کے لیے اس عمل کو تیز کیا جانا چاہیے۔
* کم ہوتی ہوئی برآمدات کی وجہ سے بیرونی شعبے کی مجموعی طور پر اچھی کارکردگی کو گہن لگتا رہا۔ خاص طور پر مسلسل تیسری سہ ماہی میں برآمدات میں سال بسال کمی ہوئی۔ زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ کمی کا بنیادی سبب برآمدی مقدار کی پست سطح تھی۔
* برآمدات کے علاوہ بیرونی شعبے کی پائیداری میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا حصہ اور زیادہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت انفرااسٹرکچر کے مختلف منصوبوں میں پیش رفت کی بنا پر چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھنے کا امکان ہے تاہم پاکستان کو برآمدی شعبوں میں بھی بیرونی سرمایہ کاری درکار ہے، اور
* حالیہ برسوں میں شدید موسمی حالات نے پاکستان کے شعبہ زراعت کے لیے خدشات میں اضافہ کردیا ہے۔ مالی سال 16ء میں بھی خریف کی فصلوں (کپاس اور چاول) کو شدید بارشوں سے نقصان پہنچا۔

آخر میں رپورٹ میں اسے حوصلہ افزا قرار دیا گیا ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام کا نواں جائزہ کامیابی سے مکمل ہوگیا ہے اور کئی اہم اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں، جیسے قانون کے مطابق خودمختار زری پالیسی کمیٹی، کریڈٹ بیورو ایکٹ وغیرہ، تاہم نجکاری پر سست پیش رفت اور بجلی کے شعبے میں تقسیم اور ترسیل کے مسلسل نقصانات چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

***